سلسلہ
مواعظ حسنہ
نمبر ۱۴۵

محبتِ الٰہیہ کی نعمتِ عظمیٰ

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

خانقاہ امدادیہ اشرفیہ گلشن اقبال کراچی

سلسلہ مواعظ حسنہ نمبر ۱۴۵

محبتِ الٰہیہ کی نعمتِ عظمیٰ

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ
حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حسبِ ہدایت وارشاد

حلیم الامت حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم

بہ فیضِ صحبتِ ابرار یہ دردِ محبّت ہے
بہ اُمّیدِ نصیحت دوستو اسکی اشاعت ہے

محبّت تیرا صدقہ ہے ثمر ہیں تیرے نازوں کے
جو مَیں یہ نشر کرتا ہوں خزانے تیرے رازوں کے

انتساب

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدّدِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کے ارشاد کے مطابق حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی جملہ تصانیف و تالیفات

محی السنّہ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اور

حضرت اقدس مولانا شاہ عبد الغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ

اور

حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کی

صحبتوں کے فیوض و برکات کا مجموعہ ہیں

ضروری تفصیل

وعظ : محبتِ الٰہیہ کی نعمتِ عظمیٰ

واعظ : عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

تاریخِ وعظ : ۲۴ ربیع الثانی ۱۴۲۰ھ مطابق ۶ اگست ۱۹۹۹ء بروز جمعۃ المبارک

مرتب : جناب سید عمران فیصل صاحب (خلیفہ مجازِ بیعت حضرتِ والا رحمۃ اللہ علیہ)

تاریخِ اشاعت : ۱۷ محرم الحرام ۱۴۳۷ھ مطابق ۳۱ اکتوبر ۲۰۱۵ء

زیرِ اہتمام : شعبہ نشر واشاعت، خانقاہ امدادیہ اشرفیہ، گلشن اقبال، بلاک ۲، کراچی

پوسٹ بکس:11182 رابطہ:+92.21.34972080، +92.316.7771051

ای میل:khanqah.ashrafia@gmail.com

ناشر : کتب خانہ مظہری، گلشن اقبال، بلاک ۲، کراچی، پاکستان

قارئین و محبین سے گزارش

اس بات کی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہ کی کتابوں کی طباعت اور پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ! اس کام کی نگرانی کے لیے خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کے شعبۂ نشر و اشاعت میں مختلف علماء اور ماہرین دینی جذبے اور لگن کے ساتھ اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اس کے باوجود کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرمائیں تاکہ آیندہ اشاعت میں درست ہو کر آپ کے لیے صدقۂ جاریہ ہو سکے۔

(مولانا) محمد اسماعیل
نبیرہ و خلیفہ مُجاز بیعت حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ
ناظم شعبۂ نشر و اشاعت، خانقاہ امدادیہ اشرفیہ

عنوانات

محبّتِ الٰہیہ کی نعمتِ عظمیٰ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیۡنَ اصۡطَفٰی اَمَّا بَعۡدُ

فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ[1]

محبوبِ خدا بننے کا طریقہ

سنّت پر عمل کرنے سے بندہ اللہ تعالیٰ کا محبوب ہو جاتا ہے۔ قرآن پاک کا اعلان ہے قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ اے نبی! آپ اپنی امّت سے فرمادیں، اپنی امّت کو آگاہی دے دیں کہ اگر تم اللہ کے محبوب بننا چاہتے ہو اور اللہ تعالیٰ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو فَاتَّبِعُوۡنِیۡ میرا چلن چلو۔ یہ ترجمہ حضرت مولانا شاہ فضلِ رحمٰن گنج مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ مولانا اللہ کے بڑے عاشق تھے حالاں کہ بخاری شریف پڑھاتے تھے مگر عشق و محبت کا غلبہ تھا، جب آدھی رات کو تہجّد کے وقت سجدہ میں ان کو عرشِ اعظم سے اللہ تعالیٰ کی خوشبو آتی تھی تو یہ شعر پڑھتے تھے ؎

کیوں بادِ صبا آج بہت مشک بار ہے
شاید ہوا کے رُخ پہ کھلی زلفِ یار ہے

---

[1] اٰل عمرٰن:۳۱

جو اللہ کو یاد کرتا ہے اللہ بھی عرشِ اعظم پر اس کو یاد کرتے ہیں اور اپنے قرب کی خوشبو اس کو پہنچاتے ہیں چاہے وہ جنگل میں ہو، چاہے لبِ دریا ہو، چاہے دامنِ کوہ میں ہو، چاہے صحرا کے سکوت میں ہو اور چاہے گلشن میں ہو، نعرۂ صحرا اہل گلشن کو اللہ عطا کر دیتا ہے۔ حضرت مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ صاحبِ قونیہ جو شاہ خوارزم کے نواسے اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں سے ہیں فرماتے ہیں۔

بوئے آں دلبر چوں پرّاں می شود
ایں زبا نہا جملہ حیراں می شود

بیانِ کیفِ قربِ الٰہی سے لغت قاصر ہے

جب میں اللہ اللہ کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کی خوشبو عرشِ اعظم سے اڑ کر فرشِ قونیہ پر آتی ہے اور جلال الدین کی روح اس کو سونگھ کر مست ہو جاتی ہے تو میں اس کا مزہ بیان نہیں کر سکتا۔ زبان کی جمع فارسی میں زبانہا آتی ہے، دنیا میں جتنی زبانیں ہیں انگریزی، گجراتی، میمنی، عربی کسی زبان میں ہم اس کی تعبیر نہیں کر سکتے کیوں کہ جتنی زبانیں ہیں سب محدود ہیں اور اللہ تعالیٰ کے نام کی لذّت غیر محدود ہے، غیر محدود لذّت کو محدود لغت حل نہیں کر سکتی، جب محدود کثیر محدود قلیل میں نہیں آسکتی جیسے ایک گلاس میں صراحی کا پانی نہیں آئے گا اور صراحی میں مٹکے کا پانی نہیں آئے گا اور مٹکے میں حوض کا پانی نہیں آئے گا اور حوض میں نہر کا پانی نہیں آئے گا اور نہر میں دریا کا پانی نہیں آئے گا اور دریا میں سمندر کا پانی نہیں آئے گا حالاں کہ یہ سب محدود ہیں تو جب قلیل محدود میں کثیرِ محدود نہیں آسکتا تو ہم سب کی زبانِ محدود میں غیر محدود کیسے آجائے گا۔ لہٰذا اللہ کی ذات کے قرب کی خوشبو سونگھ تو لو مگر اس کی پیمائش نہ کرو، اللہ کے قرب کی خوشبو تو ملے گی مگر اس کی حد بندی آپ نہیں کر سکتے کیوں کہ نہ اللہ محدود ہے اور نہ اس کی خوشبو محدود ہے، ان کی ہر شان غیر محدود ہے۔

اللہ کی رحمت سے مایوسی حرام ہے

اسی لیے کہتا ہوں کہ اے گنہگارو! اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید مت ہو کیوں کہ

ہمارے گناہ محدود ہیں، قلیل ہیں، چلیے کثیر بھی لے لیجیے تاکہ آپ کو ہر طرح سے اطمینان ہو جائے۔ تو ہمارے گناہ جتنے بھی ہیں کثیر صحیح مگر محدود ہیں یا نہیں؟ اگر ایک کروڑ گناہ بھی ہیں مگر ایک کروڑ بھی تو محدود ہے، تو محدود کثیر بھی غیر محدود کے سامنے اقلیت میں ہوتا ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ کی صفتِ مغفرت اور صفتِ رحمت کے مقابلے میں ہمارے کروڑوں کروڑوں کروڑوں گناہ بھی سب کے سب محدود ہیں اور اقلیت میں ہیں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا ہے کہ میں اپنے بندوں کی توبہ جلد قبول کرتا ہوں اور ان کی خطاؤں کو جلد معاف کرتا ہوں تو اس کی دو وجہ ہیں، نمبر ایک میں غَفُوْرٌ الرَّحِیْم بھی ہوں اور غَفُوْرُ الْوَدُوْد بھی ہوں۔ غَفُوْرٌ الرَّحِیْم ہونے کی وجہ سے میں اپنی شانِ رحمت سے بہت جلد اپنے غلاموں کو، اپنے بندوں کو معاف کر دیتا ہوں۔

ایک مرتبہ میرے شیخ شاہ عبد الغنی رحمۃ اللہ علیہ پر ایک علم وارد ہوا، حضرت تلاوت فرما رہے تھے اور میں بہت دور تالاب میں حضرت کے کپڑے دھو رہا تھا۔ حضرت کو جب یہ علم عظیم عطا ہوا تو مجھ کو تلاش کیا کیوں کہ میں ان کی باتیں لکھ لیتا تھا، تلاش کرتے کرتے تالاب پر آئے اور دور ہی سے فرمایا کہ حکیم اختر! ایک علم عظیم عطا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْد[۲] کہ اے میرے غلامو اور بندو! میں تم کو جلد معافی کیوں دیتا ہوں؟ اس لیے کہ میں وَدُوْد ہوں یعنی مارے میا کے معاف کر دیتا ہوں۔ یہ پوربی ترجمہ ہے، اعظم گڑھ کی زبان میں محبت کو میا کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ ہم تم کو جلد معاف کر دیتے ہیں غلبۂ محبت کی وجہ سے کیوں کہ ہم پر تمہاری محبت غالب ہے۔ اسی بات کو حضرت نے پوربی زبان میں بیان فرمایا۔ چوں کہ یہاں بہت سے لوگ پورب کی زبان نہیں سمجھتے، ہر علاقے کی زبان الگ ہوتی ہے مگر محبت بین الاقوامی زبان ہے، کوئی ظالم ہی ہوگا جو محبت کو نہ سمجھے گا۔ اگر اللہ تعالیٰ سے محبت پیدا ہو جائے تو سب گناہ چھوٹ جائیں گے۔

خوفِ خدا اور عشقِ الٰہی میں فرق

جو لوگ اللہ سے خوف دلا رہے ہیں یہ اپنے اجتہاد اور اپنی عقل سے موٹر کو دھکا

۲؎ البروج: ۱۴

دے رہے ہیں۔ حکیم الامّت مجدد الملّت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ہم سب شاگرد ہیں۔ حضرت حکیم الامّت فرماتے ہیں کہ خوف اور محبت دو چیزیں ہیں، اللہ تعالیٰ نے مرتدین کے مقابلے میں یہ آیت نازل نہیں فرمائی کہ ہم اہلِ خوف پیدا کریں گے بلکہ یہ فرمایا کہ اگر تم لوگ اسلام سے ہٹ جاؤ گے فَسَوْفَ يَأْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ تو ہم ایک ایسی قوم پیدا کریں گے يُّحِبُّهُمْ وَ يُحِبُّوْنَهٗٓ [۳] کہ ہم ان سے محبت کریں گے اور وہ ہم سے محبت کریں گے۔ معلوم ہوا کہ اہلِ محبّت لائے جاتے ہیں، بنائے جاتے ہیں اور اہلِ خوف سکھائے جاتے ہیں، اہلِ خوف کو خوف سکھایا جاتا ہے جب کہ اہلِ محبت کے لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا فَسَوْفَ يَأْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ میں اپنے عاشقوں کی قوم خود پیدا کرتا ہوں ؎

مے خانے میں مے کش آتے نہیں مے خانے میں لائے جاتے ہیں
از خود نہیں بنتے دیوانے، دیوانے بنائے جاتے ہیں

حکیم الامّت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ کسی موٹر میں پیٹرول نہ ہو اور اسے دھکّا دے کر چلایا جائے تو اس کا نام خوف ہے اور اگر اس میں پیٹرول ڈال دو تو خود بخود چل پڑے گی اور جو اس موٹر میں بیٹھے ہیں ان کو بھی ساتھ لے جائے گی۔ حکیم الامّت فرماتے تھے کہ تمام سالکین سے میری گزارش ہے کہ اہلِ محبت کی صحبت میں رہنے سے اللہ کی طرف رفتار زیادہ تیز ہو جائے گی۔ مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

سیر زاہد ہر ماہے یک روزہ را
سیر عارف ہر دمے تا تختِ شاہ

خشک زاہد جب اللہ کا راستہ طے کرتے ہیں تو مہینے میں ایک دن کا راستہ طے کرتے ہیں اور عاشق ہر سانس میں اللہ کے عرشِ اعظم تک پہنچتے ہیں۔ بتایئے! آپ کون سا راستہ چاہتے ہیں؟ آپ کی دینی موٹر کو دھکّا دیا جائے تو آپ تھوڑا سا چلیں گے اور جب دھکّا دینے والے تھک کر بیٹھ جائیں گے تو آپ بھی بیٹھ جائیں گے۔ اس لیے اپنے دل میں عشقِ الٰہی کا پیٹرول ڈلواؤ۔ یہ حکیم الامّت کا مشورہ ہے، اسے میرا مشورہ نہ سمجھنا۔ ہم خود تو مسکین ہیں مگر ہمارے باپ دادا علومِ

۳؎ المائدۃ: ۵۴

دین کے لحاظ سے بہت مالدار تھے۔ اللہ کا شکر ہے کہ اختؔر اپنے ان باپ داداؤں کے ترکے سے بہت مالدار رہا ہے۔ اس لیے ہم اپنے باپ دادا کی چیز ہی پیش کرتے ہیں۔

فتاویٰ میں اُمّت کو آسان راہ بتائی جائے

جب میں الٰہ آباد کے طبیہ کالج میں پڑھ رہا تھا اسی وقت یہ جملہ دیکھا تھا کہ اہل سلوک اور اللہ کا راستہ چلنے والوں کو اہلِ محبت کی صحبت میں زیادہ رہنا چاہیے۔ مسائل بے شک جہاں سے آپ کو اعتماد ہو وہاں سے پوچھو لیکن جو زیادہ صحبت یافتہ ہوں گے ان سے مسائل پوچھنے میں آپ اعتدال میں رہیں گے۔ میرے شیخ مولانا شاہ عبد الغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حکیم الامّت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب مولانا ظفر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ تھانہ بھون میں فتویٰ لکھتے ہیں تو میں ان کی قابلیت کا اعتراف کرتا ہوں، بالکل صحیح لکھتے ہیں لیکن میں دوبارہ اس لیے دیکھتا ہوں کہ اگر اس میں اُمّت کے لیے کچھ گنجایش پیدا ہو جائے تو میں امّت کو آسان راستہ پیش کر دوں اور شدّت کے راستہ سے بچالوں۔ اس روایت میں میرے اور حکیم الامّت کے درمیان ایک ہی واسطہ ہے یعنی میرے شیخ شاہ عبد الغنی رحمۃ اللہ علیہ۔ غور سے سن لو پھر سنانے والے نہیں ملیں گے۔

بہت روئیں گے کر کے یاد اہلِ میکدہ مجھ کو
شرابِ دردِ دل پی کر ہمارے جام و مینا سے

یہ عرض کرتا ہوں کہ میں نے اپنے مرشد شاہ عبد الغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی سترہ سال صحبت پائی ہے، آپ کسی شعبے میں ایسا نہیں پائیں گے کہ میں اپنے بڑوں کی بات نہ پیش کروں۔ تو حضرت شاہ عبد الغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مولانا ظفر احمد عثمانی بہت بڑے محدث اور بڑے قابل عالم ہیں مگر یہ جو مسائل لکھتے ہیں، جو فتویٰ لکھتے ہیں میں اس فتوے کو دوبارہ دیکھتا ہوں کہ اگر اُمّت کے لیے کچھ گنجایش نکل سکے تو میں اُمّت کو شدت سے بچا کر رحمت اور نرمی کے راستہ پر ڈال دوں۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو اپنی زندگی میں اپنے مرشد اور مربّی کی قدر کر لیتے ہیں۔

یہ زمانہ ٹینشن کا ہے، ڈپریشن کا ہے، اعصاب کمزور ہیں، غذا صحیح نہیں ہے، آب وہوا صحیح نہیں ہے، ڈیزل آلودہ ہوا ہے لہٰذا اس زمانہ میں اللہ کی محبت زیادہ سکھاؤ، محبت کا پیٹرول زیادہ ڈالو تاکہ امّت کا ہر فرد اللہ کی طرف اُڑ جائے، مگر پیٹرول ڈالنے کے بعد اور گاڑی اسٹارٹ کرنے کے بعد ڈرائیور سے کبھی الگ نہ ہونا تاکہ جہاں کہیں چوراہا آئے تو وہ گاڑی گھما سکے اور سرخ سگنل آنے پر روک سکے یعنی شیخ کے ساتھ رہ کر اس سے مشورہ کرتے رہو۔

بے وفاؤں اور اہل وفا کا تقابل

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم مرتد کے مقابلے میں اہلِ خوف نہیں پیدا کرتے، اہلِ محبت پیدا کرتے ہیں۔ قرآن پاک کی اس آیت سے ثابت ہوا کہ اہلِ محبت استقامت سے رہتے ہیں، جان دے دیتے ہیں مگر اپنے محبوب کو یعنی اللہ تعالیٰ شانہٗ کو ناراض نہیں کرتے، اگر مرتد کے مقابلے میں بھی اہلِ غفلت اور بے وفا لوگ آجائیں تو پھر تقابل صحیح نہیں ہوا۔ کیوں کہ ارتداد یعنی دین سے نکل جانا بے وفائی ہے، بے وفاؤں کے مقابلے میں اگر بے وفا لائے جائیں تو پھر مقابلہ صحیح نہیں ہوا۔ لہٰذا بے وفاؤں کے مقابلے میں اہلِ وفا پیش کیے جاتے ہیں اور اہلِ وفا کو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں اہلِ محبت سے تعبیر فرمایا ہے۔ اللہ کی محبت سے ان شاء اللہ سیکنڈوں میں اللہ کی طرف اُڑ جاؤ گے۔ اسی لیے مولانا جلال الدین رومی فرماتے ہیں کہ عاشقین کی سیر الی اللہ اتنی تیز ہوتی ہے کہ وہ ہر سانس اللہ کے عرش کی طرف اُڑتے ہیں۔

سیر زاہد ہر ماہے یک روزہ را
سیر عارف ہر دمے تا تختِ شاہ

خشک لوگ جو محبت سے ناآشنا ہیں، وہ اللہ کے راستے کا مشکل سے ایک مہینے میں ایک دن کا سفر طے کرتے ہیں اور اہلِ محبت یعنی اللہ کے عاشق ہر سانس میں عرش تک پہنچتے ہیں۔ آج آپ کو دین میں جتنی باتیں مشکل معلوم ہوتی ہیں ایک دن آئے گا کہ اہل اللہ کی صحبت کی برکت سے ان شاء اللہ آپ ایک سانس بھی اللہ کو ناراض نہ کرسکیں گے کیوں کہ عاشقوں کا مزاج محبوب کی دوری کا تحمل نہیں کرسکتا اور پھر جس کا محبوب کامل ہو اس سے دوری کون برداشت کرسکتا ہے۔ یاد رکھو! جیسے آنکھ کی غذا اچھے نظارے ہیں، کان کی غذا اچھی آواز ہے، زبان کی غذا اچھی

خوراک ہے اسی طرح دل کی غذا صرف محبت ہے۔ لیکن بتائیے کہ محبوب ناقص ہو یا کامل ہو؟ کیا ایسا محبوب ہو جو کچھ دن میں بڑھا ہو جائے یا بڈھی ہو جائے یا کامل محبوب ہو جس پر کبھی زوال نہ آئے؟ کامل محبوب صرف اللہ تعالیٰ ہی ہیں۔

مچھلیوں کو پانی کا دوام چاہیے

اگر مچھلی سے کہو کہ پانی سے جدا ہو کر تم ساری دنیا کی نعمتیں پا جاؤ گی تو بھی مچھلی کو پانی سے جدائی میں اپنی موت نظر آئے گی۔ اگر کوئی یہ اعلان کر دے کہ دریا میں بڑی بڑی مچھلیاں آگئی ہیں، اے چھوٹی مچھلیو! دریا سے باہر آجاؤ ورنہ بڑی مچھلیاں تم کو کھا جائیں گی یا گھڑیال تم کو نگل جائے گا تب بھی مچھلیوں کا بین الاقوامی اعلان یہی ہو گا کہ چاہے ہم مریں یا جیئیں پانی سے جدا ہو کر تو ہم زندہ ہی نہیں رہ سکتیں، پانی سے باہر تو ہماری موت یقینی ہے اور پانی میں اگر آفتیں مثلاً طوفان ہیں تو خطرۂ موت تو ہے مگر یقینی موت نہیں ہے لہٰذا ہم یقینی موت کو قبول نہیں کرتیں جو دریا سے باہر ہے، ہم امیدِ زندگی میں یہیں رہیں گی۔ اسی طرح اللہ والوں کو اللہ سے دور کر دینے والے اعمال میں اپنی موت نظر آتی ہے۔ بتائیے کیسا مضمون ہے یہ!

حرام کمائی کیسے چھوڑیں

صحابہ نے پیٹ پر پتھر باندھے مگر اللہ کو ناراض کر کے حرام غذا حاصل نہیں کی، لہٰذا کوشش کرو کہ ہماری بھی ایک سانس اللہ کی ناراضگی میں نہ گزرے۔ اگر کوئی حرام آمدنی میں مبتلا ہے تو حلال روزی تو تلاش کرے مگر اپنی حرام نوکری فوراً مت چھوڑے۔ حضرت حکیم الامّت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص حرام آمدنی میں پھنسا ہوا ہے تو اتنا تو کرے کہ کسی غیر مسلم سے ادھار لے کر کھائے پیے اور اپنی آمدنی سے بعد میں اس کا قرض اتار دے مگر کوشش کرے، جان کی بازی لگا دے کہ جلد سے جلد ہم کو کوئی حلال روزی مل جائے۔ اور یہ کیوں فرمایا کہ حرام فوراً نہ چھوڑے؟ اس لیے کہ اگر حلال روزی نہ ملی اور حرام بھی چھوڑ دی تو ہو سکتا ہے فقر و فاقہ سے کافر ہو جائے لہٰذا کفر سے بچانے کے لیے حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی اجازت دی کہ حرام فوراً نہ چھوڑے مگر رات دن کوشاں رہے،

رواں دواں رہے کہ یا اللہ جلد سے جلد حلال روزی عطا فرمادے۔ اگر حرام نوکری دس ہزار کی ہے تو حلال کی پانچ ہزار پر راضی ہو جاؤ، روکھی سوکھی کھالو، گوشت چھوڑ دو، بریانی چھوڑ دو، مرغن غذائیں چھوڑ دو، سوکھی روٹی کھانے سے کولسٹرول بھی نہیں پیدا ہوتا، جتنے کولسٹرول اور ہارٹ اٹیک سے مرنے والے ہیں یہ سب مرغن غذائیں کھانے والے ہیں۔

مخلوط تعلیم کا وبال

ایسے ہی تعلیم کے لیے میرا ایک تجربہ سن لو! بعض لوگوں کو دنیاوی تعلیم حاصل کرنے کے دوران دین داروں کی صحبت نہیں ملی تو وہ دین سے دور ہوگئے، تبلیغی جماعت سے تعلق رکھنے والے ایک مالدار کے بیٹے تھے، اللہ والوں کی صحبت سے انہوں نے داڑھی رکھ لی۔ انہوں نے کہا کہ میرا رشتہ ایسی لڑکی سے کرایئے جس نے کالج کا اور مخلوط تعلیم کا منہ نہ دیکھا ہو۔ کیوں کہ جہاں مخلوط تعلیم ہوتی ہے وہاں لڑکیاں نوجوان لڑکوں کے ساتھ پڑھائی میں اس طرح رہتی ہیں جیسے بکریاں بھیڑیوں کے ساتھ۔ اسی لیے آپ واقعات سنتے رہتے ہیں کہ فلاں کی لڑکی کی ایک لڑکے سے آشنائی ہوگئی اور وہ اس لڑکے کے ساتھ بھاگ گئی۔ یہ بالکل حرام ہے، مطلق حرام ہے کہ نوجوان لڑکیاں نوجوان لڑکوں کے ساتھ پڑھیں، چاہیں مل کر نہ بیٹھیں مگر نظر بازی تو ہو ہی جاتی ہے۔ میں زندگی میں ایک دفعہ کسی کام سے یونی ورسٹی گیا تو ہر درخت کے نیچے جوان لڑکی اور جوان لڑکے بیٹھے گپیں لڑا رہے تھے۔ مجھے برطانیہ کے ایک دوست نے بتایا کہ میری تین لڑکیاں مخلوط تعلیم کی وجہ سے انگریزوں کے ساتھ بھاگ گئیں، حالاں کہ وہ صاحب خود مسلمان ہیں اور ان کے داڑھی بھی ہے۔ جب میں امریکہ کے شہر بفیلو گیا تو وہاں ایک بڑے میاں نے بتایا کہ میرا ایک لڑکا مخلوط تعلیم کی وجہ سے ایک عیسائی لڑکی کے ساتھ بغیر نکاح کے میاں بیوی والا معاملہ کرتا ہے اور اس سے حرامی لڑکے بھی پیدا ہو رہے ہیں۔

ایک عیسائی نے مجھ سے پوچھا کہ اسلام میں زِنا کیوں حرام ہے؟ میں نے کہا کہ اسلام نے زنا کو اس لیے حرام کیا ہے تاکہ اولاد حلال کی پیدا ہو حرامی نہ ہو۔ بہت سے نیک لڑکے جو کھاتے پیتے گھرانے کے تھے، بہت عمدہ مکان اور تجارت تھی لیکن تبلیغی جماعت یا اللہ والوں کی صحبتوں کی برکت سے وہ اللہ سے جڑ گئے تو انہوں نے خود مجھ سے کہا کہ ہمیں ایسی لڑکی

چاہیے جس نے اسکول کا منہ بھی نہ دیکھا ہو، بہشتی زیور پڑھی ہو اور قرآن شریف پڑھا ہو، بس ہمارے لیے یہ ہی کافی ہے۔

آج ہی اپنی لڑکیوں کو مخلوط تعلیم سے نکال دو۔ اللہ کی رحمت سے ان شاء اللہ اچھا رشتہ ملے گا ورنہ جوتے مارنے والے ملیں گے۔ اگر یہ سوچتے ہو کہ بہت تعلیم یافتہ امریکہ کی ڈگریاں اور امریکہ کے گرین کارڈ والا رشتہ مل جائے تو ایسے ایسے قصائی بیٹھے ہوئے ہیں کہ میرے پاس خطوط آرہے ہیں کہ میر شوہر دوسری کرسچن لڑکیوں کے ساتھ رہتا ہے اور میرے حقوق کی ادائیگی میں نالائق ہے۔ لہٰذا اللہ والے داماد تلاش کرو اور ان کی روزی بھی مناسب ہو، ہم یہ نہیں کہتے کہ تم اپنی بیٹی کسی بہت ہی غریب کے حوالے کردو، آپ تلاش کریں گے تو ان شاء اللہ بہت مالدار داڑھی والے نیک بندے مل جائیں گے جو ایسی لڑکی تلاش کر رہے ہیں جس نے اسکول کالج کا منہ نہ دیکھا ہو۔

بے پردگی سے پھرنے والی لڑکیوں کے چہرے پر نمک نہیں رہتا کیوں کہ وہ نمک چشیدہ ہوتی ہیں، ان کا نمک ہر غیر مرد چکھتا رہتا ہے۔ آپ دیکھیے برقعے والی عورتیں جب اپنے شوہر کے سامنے نقاب اٹھاتی ہیں تو ان کو یہ شعر پڑھنا پڑتا ہے ؎

جیسے کہ برق کوند رہی ہے نقاب میں

کالے بادل سے جب چاند نکلتا ہے تو زیادہ چمک دار لگتا ہے لہٰذا اپنی بیویوں کو برقعہ پہناؤ ورنہ انہیں باہر نہ نکلنے دو۔ ہندوستان میں بھی جو ہندو قوم کے لحاظ سے ذرا بھی شریف ہوتے تھے وہ اپنی بیوی سے کہتے تھے کہ دیکھو چہرہ کسی کو مت دکھانا، نقاب نہیں پہنو تو کم سے کم اپنی ساڑھی کے پلّو سے گھونگھٹ کر کے اپنا چہرہ چھپائے رکھو۔

ڈاکٹر عبد الحی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے بتایا کہ جون پور میں جائیداد کے ایک مقدمہ میں ایک عورت نے عدالت میں جانے سے انکار کر دیا کہ جائیداد ملے نہ ملے مگر ہم عدالت میں غیر محرم مرد یعنی جج سے بات نہیں کریں گے، لیکن اسی عورت کو جب پاکستان کی ہوا لگی تو صدر کی مارکیٹ میں بے نقاب تھی۔ یہ ہے ماحول کا اثر اور یہ ہے دولت کا اثر! چار پیسہ مل گیا تو سانڈ کی طرح اتراتے مت پھرو، اللہ کی شریعت کی زنجیروں کو مت توڑو۔ مولانا رومی

فرماتے ہیں کہ اے دنیا والو! اگر دو سو زنجیریں بھی لاؤ گے تو میں ان سب کو توڑ دوں گا لیکن اللہ کی شریعت کی زنجیر نہیں توڑوں گا کیوں کہ یہ زنجیر میری زیب و زینت ہے۔

اولاد کی تربیت کا ایک اہم اصول

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب بچّی اور بچّہ دس سال کے ہو جائیں تو ان کے بستر الگ کردو۔[۴] دس سال کے لڑکے کا اپنی بہن کے ساتھ سونا جائز نہیں ہے اگرچہ اس کی سگی بہن ہی کیوں نہ ہو، لڑکی ماں کے ساتھ اور لڑکا باپ کے ساتھ سو سکتا ہے جب مجبوری ہو اور رضائی وغیرہ نہیں ہے اور بہت سردی ہو لیکن دس سال کے بعد سگا بھائی سگے بھائی کے ساتھ نہ لیٹے اور یہاں سگا بھائی تو کیا تمام لڑکے لڑکیاں بے پردہ ایک ساتھ پڑھ رہے ہیں۔ آخر ایک دن مرنا ہے لہٰذا اپنی لڑکیوں کو بھی اللہ والی بناؤ، لڑکوں کو بھی اللہ والا بناؤ۔ رزق کی ذمے داری تو اللہ تعالیٰ نے لی ہے کہ میں ربّ العالمین ہوں، سارے عالم کو پالتا ہوں، جب سارے عالم کو پالتا ہوں تو تمہاری اولاد بھی اسی عالم کا حصہ ہے لہٰذا وہ بھی پلیں گے اور بہت اچھا پلیں گے۔ بس ایک کام کرو کہ اپنی اولاد کا ربّ العالمین سے رابطہ اور بہترین وابستگی رکھو کہ مولیٰ ان سے خوش رہے۔

اولاد کو نیک صحبتوں میں لے کر جائیں

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتے ہیں کہ دو یتیم بچّوں کے گھر کی دیوار گر رہی تھی، اس دیوار کے نیچے ان یتیم بچّوں کا خزانہ تھا، ہم نے خضر علیہ السلام کو بھیجا کہ تم دیوار سیدھی کردو کیوں کہ اس کے نیچے دو یتیم بچوں کی امانت ہے کہیں اسے خاندان والے نہ لوٹ لیں۔ یہ بچے کس باپ کے بیٹے تھے؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا[۵] ان کا باپ نیک تھا، نیک باپ کی اولاد کا اللہ تعالیٰ خیال فرمارہے ہیں۔ اور ان کا باپ کون سا تھا؟ علّامہ آلوسی سید محمود بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کَانَ الْاَبَ السَّابِعَ ساتواں باپ تھا اور ایک روایت میں لکھتے

---

[۴] سنن ابی داؤد:۱/۷۰، باب متی یؤمر الغلام بالصلٰوۃ، ایج ایم سیعد

[۵] الکهف:۸۲

ہیں **اَوِ الْاَبَ الْعَاشِرُ**[۶] دسواں باپ تھا یعنی دسویں پشت پہلے صالح باپ تھا۔ تو اللہ اتنا کریم ہے کہ دسویں پشت تک رحم کر رہا ہے اور یہ قید بھی اعتراضی نہیں ہے کہ اگر دسویں سے گیارھویں پشت ہو جائے گی تو مدد نہیں کریں گے، یہ قید واقع ہے یعنی اگر گیارھویں پشت ہو جائے تو اللہ تعالیٰ گیارھویں پشت کا بھی خیال فرمائیں گے۔ لہٰذا اپنے بچوں کو بزرگوں کی تقریروں میں اور بزرگوں کے غلاموں کی تقریروں میں لاؤ۔ یہ دوسرا جملہ اپنے لیے کہتا ہوں کہ ہم لوگ بزرگوں کے غلام ہیں، اس قابل نہیں ہیں کہ اپنے کو بزرگ کہہ سکیں لیکن بزرگوں کی غلامی اور ان کی صحبتوں میں ایک زمانہ گزارنے کی اللہ تعالیٰ کے کرم سے توفیق ہوئی ہے۔ تو ان کو اللہ والوں کی صحبتوں میں لاؤ تاکہ کم از کم داڑھیاں تو دیکھیں اور داڑھیوں سے ان کا دل مانوس رہے۔

اس پر ایک قصّہ یاد آگیا۔ ایک مولوی صاحب کو ایک مسٹر نے کہا کہ آپ میرے یہاں ایک پیالی چائے پی لیجیے اور میرے بچوں پر دم کر دیجیے، تو وہ بچّہ مولوی صاحب کی داڑھی دیکھ کر زور سے چلّایا تو مسٹر نے کہا کہ مولوی صاحب اسی لیے ہم لوگ داڑھی نہیں رکھتے، دیکھیے آپ کی داڑھی سے میرا بچّہ ڈر رہا ہے۔ تو مولوی صاحب نے فرمایا کہ یہ داڑھی سے نہیں ڈر رہا ہے، اصل میں آج تک یہ سمجھتا تھا کہ شاید میری دو امّاں ہیں، کیوں کہ اپنی امّاں کا گال اور اپنے ابّا کا گال یکساں یعنی ایک ہی شکل کا پاتا تھا تو یہ سمجھتا تھا کہ میری دو امّاں ہیں، آج داڑھی دیکھ کر اس نے سوچا کہ ابّا ایسے ہی ہوتے ہیں لہٰذا ابّا سے ڈرنا لازمی چیز ہے۔ بچے امّاں سے تو کہہ دیتے ہیں کہ امّاں چمّا ناشتہ لاؤ، کوئی ابّا کو تو کہہ کر دیکھے کہ ابّا چبّا ناشتہ لاؤ، ابا چبا لے گا یا نہیں؟

خدا کی اطاعت میں مخلوق کی پرواہ نہ کریں

اللہ تعالیٰ نے مردوں کو ہیبت دی ہے۔ تمام دنیا کے شیروں کے چہروں پر میں نے داڑھی دیکھی ہے، اگر شیروں کی داڑھی مونڈ دو تو وہ لومڑی معلوم ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے داڑھی میں ہیبت اور عزت رکھی ہے۔ اب رہ گیا کہ کوئی ہنسے گا تو ہنسنے کا جو خیال کرے گا وہ اللہ کے عاشقوں میں درج نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے عاشقوں کی علامت ہے کہ

---

[۶] روح المعانی:۱۶/۱۳، الکهف (۸۲)، دار احیاء التراث، بیروت

لَا یَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ[ک] وہ کسی مخلوق کی ملامت سے نہیں ڈرتے، چاہے کوئی بھی ہو۔ لہٰذا مخلوق کے ہنسنے کا ڈر نکال دو، بس خالق کو خوش رکھو۔

اگر سیّاح کو جنگل میں شیر کوئی حکم دے رہا ہے مگر لومڑی اور بندر کہہ رہے ہیں کہ ہمارے مشورے پر چلو تو سیّاح کہے گا کہ شیر نے ہم کو یہ حکم دیا ہے لہٰذا جس کی طاقت زیادہ ہوگی ہم اسی کی بات مانیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ کی طاقت زیادہ ہے یا تمہاری بیوی کی طاقت زیادہ ہے۔ مان لو ساری مخلوق ایک طرف ہو جائے تو ان کی طاقت زیادہ ہوگی یا اللہ تعالیٰ کی طاقت زیادہ ہے؟ اگر پورے پاکستان میں ایک ہی داڑھی والا ہو تو جو اللہ والا ہوگا وہ اس ایک ہی کے ساتھ ہوگا اور کہے گا کہ میں لومڑیوں کی اکثریت کے بجائے خالقِ شیر سے ڈرتا ہوں۔ شیر ہمیشہ دریا کے بہاؤ کے مخالف تیرتا ہے، اگر مشرق کی طرف بہاؤ ہے تو مغرب کی طرف تیرتا ہے، شیر کا کام ہی یہ ہے کہ جدھر سے دریا کا دھارا آرہا ہو وہ دھارے کے رُخ پر نہیں بہتا وہ دھارے کے خلاف دوسری طرف بہتا ہے، یہ اس کے شیر ہونے کی علامت ہے۔ اسی طرح مومن ہونے کی علامت یہ ہے کہ معاشرہ سے نہ ڈرے، یہ دیکھے کہ اللہ کی رضا کس طرف ہے۔ اس پر دو شعر یاد کراتا ہوں کہ اگر کوئی تم پر ہنسے تو تم ان پر ہنسو اور یہ کہو کہ تم ہنس تو رہے ہو مگر تم کو قیامت کے دن رونا پڑے گا اور ہمیں قیامت کے دن ہنسنا ہوگا ان شاء اللہ۔ ایک شخص نے داڑھی رکھی تو سب نے ہنسنا شروع کر دیا۔ ایک خاتون نے برقعہ پہنا تو سب نے ہنسنا شروع کر دیا۔ خاندان میں چاہے کوئی برقعہ نہ اوڑھے مگر تم اللہ کو راضی کرنے کے لیے برقعہ پہنو اور ہنسنے والوں سے مت ڈرو، جب کوئی ہنسے تو یہ شعر یاد کر لو ؎

اے دیکھنے والو مجھے ہنس ہنس کے نہ دیکھو
تم کو بھی محبت کہیں مجھ سا نہ بنا دے

جو خواتین برقعہ پہننا شروع کر چکی ہیں وہ بھی یہی کہیں، اگر کوئی ان پر ہنسے تو کہو کہ ٹھیک ہے تم ہنس لو مگر قیامت کے دن تمہیں پتا چلے گا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا ہے کہ اپنے چہروں کو بے نقاب مت کرو۔ اچھا اب برقعہ بھی نئے ڈیزائن کا چلا ہے کہ سارا جسم تو ڈھکا

[ک] المائدۃ: ۵۴

ہوا ہے مگر چہرہ کھلا ہوا ہے۔ یہ کیا ہے بھئی؟ اصلی مال، جہاں خطرہ ہے وہ تو کھلا ہوا ہے۔ اس کی مثال تو ایسی ہے کہ کوئی بکری کا گوشت کھلا ہوا لے جارہا ہو اور اوپر چیلیں اڑ رہی ہیں مگر بکری کے پائے کو چھپائے ہوئے ہے۔ بتاؤ! چیلیں پایا اٹھائیں گی یا گوشت پر حملہ کریں گی؟ پایا تو ان کے منہ میں بھی نہیں آئے گا۔

تو یہ شعر یاد کر لو جسے اختر پیش کر رہا ہے جس پر بہت ہنسا گیا ہے، مجھ پر بھی لوگ بہت ہنستے تھے کہ دواخانہ نہیں کھولتا، پیر کے پاس پڑا ہوا ہے۔ میں نے کہا کہ میں دنیا کے ساتھ بے وفائی کر سکتا ہوں، مگر پیر کے ساتھ بے وفائی نہیں کر سکتا کیوں کہ میرے شیخ بوڑھے ہو گئے ہیں، کوئی ان کی دیکھ بھال کرنے والا نہیں ہے۔ اللہ کا شکر ہے جس نے ہم کو وفاداری کی توفیق بخشی۔ اب ان ہنسنے والوں کے لیے دوسرا شعر بھی سن لو۔

میرے حال پر تبصرہ کرنے والو
تمہیں بھی اگر عشق یہ دن دکھائے

داڑھی رکھنے کا انعام

کتنے لوگ ایسے ہیں جن کی پہلے داڑھی نہیں تھی مگر اب داڑھی رکھ لی۔ ان کے سر پر قرآن شریف رکھ کر پوچھو کہ داڑھی رکھ کر ان کو ذلت ملی یا عزت؟ دو چار دن ہنسنے والوں کو ہنسنے دو جیسے الیکشن کے زمانہ میں لوگ امیدواروں پر گندے ٹماٹر یا گندے انڈے پھینکتے ہیں مگر الیکشن میں جیتنے کے بعد جب وہ وزیرِ اعظم کی کرسی پر بیٹھ جاتا ہے تب کسی کی مجال ہے کہ اس پر گندا ٹماٹر یا گندا انڈا پھینک سکے؟ جب شروع شروع کا الیکشن ہو گا تو لوگ ضرور ہنسیں گے لیکن ان شاء اللہ جب ایک مٹھی داڑھی ہو جائے گی تو سب سمجھ جائیں گے کہ بھئی یہ ناقابلِ واپسی ہے، یہ اللہ کے پاس بہت دور تک جا پہنچا ہے، اب شیاطین کی محنت اس پر رائیگاں جائے گی۔ تو ان شاء اللہ تعالیٰ آپ دیکھیے پھر لوگ اسی سے دعا کرائیں گے۔

ایک داڑھی والا نوجوان میرے پاس آیا، محکمۂ موسمیات میں اس کا سپروائزر داڑھی کے خلاف تھا اور اس کو بہت ستاتا تھا، ایک دن اس کا بیٹا بیمار ہو گیا، کسی دوا سے فائدہ

نہیں ہوا تو اسی داڑھی والے نوجوان سے کہا کہ آج ہم تمہاری ڈیوٹی رات کے وقت لگادیں گے اور تم تہجّد کے سجدے میں میرے بیٹے کے لیے دعا کرنا۔ اللہ کی شان کہ اس کی دعا سے وہ بچّہ دوسرے دن ہی اچھا ہو گیا، پھر تو وہ ایسا لپٹ کے رویا کہ میری اب تک کی پچھلی گستاخیاں معاف کردو۔ تو ڈٹ کے رہو ان شاء اللہ، اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

حصول تقویٰ کے طریقے

مرد حضرات سے گزارش ہے کہ کوشش کر کے جلد داڑھی رکھ لیں اور بیوی کو چاہے جتنا بھی اس کا معاوضہ دینا پڑے ادا کر کے اسے داڑھی رکھنے پر منائیں، اگر اس کا خون جلتا ہے تو آپ اس کو چالیس دن مرغی کا سوپ اور انگور کا جوس پلائیں ورنہ چالیس دن کے لیے خانقاہ میں آجایئے، چالیس دن میں اتنی بڑی داڑھی ہو جائے گی کہ نا قابلِ واپسی ہو گی، بیوی بھی کہے گی کہ اب اس کو واپس لانا بہت مشکل ہے، یہ تو بہت آگے بڑھ گیا ہے۔ اصل میں ابتدا مشکل ہے، چکنے گالوں پر چھوٹے چھوٹے بال خارش کرتے ہیں، کھجلی بھی ہوتی ہے، میں کہتا ہوں کہ تیل لگالو۔ مگر یہ بھی کہتا ہوں کہ اگر حکومت اعلان کردے کہ جو داڑھی نہیں رکھے گا اسے چھ مہینے کی سزا ہوگی اور جس دن داڑھی ایک مٹھی ہو جائے گی جیل خانے سے نکال دیا جائے گا تو سب سے پہلے بیوی ہی کہے گی کہ میاں جلدی سے داڑھی رکھ لو، آج ہی اخبار میں خبر پڑھی ہے ورنہ میری تیری جنگ ہو جائے گی۔ تو چالیس دن کے لیے خانقاہ میں آجاؤ اس کے بعد دیکھو اگر داڑھی بڑھی ہوئی ہو تو پھر نا قابلِ واپسی مال لے کر چلے جاؤ اور اگر دیکھو ابھی چھوٹی ہے تو ایک چلّہ اور لگالو، تین چلّے ہمّت کر کے رہو اس کے بعد دیکھتا ہوں کہ کیسے تمہاری داڑھی پر ہاتھ لگاتی ہے کیوں کہ جب تم ہاتھی معلوم ہوگے تو ہاتھ کیسے لگائے گی۔

خواتین سے کہتا ہوں کہ پردہ کرنا شروع کردو۔ خاندان میں کوئی برقعہ اوڑھتی ہو یا نہ اوڑھتی ہو، سارا خاندان ماڈرن ہو لیکن تم اللہ کے نام پر برقعہ اوڑھو اور کہہ دو کہ میں اللہ سے ڈرتی ہوں، بس مجھے اللہ ہی کافی ہے، خاندان مجھے چھوڑتا ہے تو چھوڑ دے۔ اگر برقعہ اوڑھنے اور اللہ کی فرماں برداری کی وجہ سے خاندان تمہیں چھوڑتا ہے تو چھوڑنے دو، تمہارے ساتھ اس سے بھی بڑا خاندان ہو گا یعنی تمہارے ساتھ اللہ ہو گا، اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلّم ہوں

گے، سارے صحابہ ہوں گے، سارے عالم کے اولیاء اللہ ہوں گے، تمہاری برادری کمزور نہیں ہو گی اور نہ ہی کسی سے کم ہو گی۔ اب بتاؤ! کون سی برادری چاہتی ہو؟ اللہ کے نیک بندوں کی برادری چاہتی ہو یا نہیں؟ اور سب سے بڑی چیز اللہ کی رحمت تمہارے اوپر ہو گی۔ پھر دوسری عورتیں تم سے دعائیں نہ کرائیں تو کہنا، جب ان کے بچوں پر کوئی مصیبت آئے گی تو لوگ برقعہ پوش، پانچوں وقت کی نمازی سے ہی دعا کراتے ہیں۔ اسی طرح بغیر داڑھی والے جو داڑھی والوں پر ہنستے ہیں جب ان پر مصیبت آتی ہے تو داڑھی والوں ہی سے دعا کراتے ہیں۔ کیوں بھئی! جب آپ انہیں اچھا سمجھتے ہیں تو جنھوں نے داڑھی نہیں رکھی انہیں سے دعا کرالو، اس وقت تو آپ کہتے ہیں کہ کسی مولوی کے پاس چلو۔

رضائے مولیٰ کی راہیں

اسی لیے عرض کرتا ہوں کہ داڑھیاں رکھ لو، پائجامہ ٹخنوں سے اوپر کرلو تاکہ اسٹرکچر فرماں بردار بندوں جیسا ہو جائے۔ بخاری شریف کی حدیث ہے کُلُّ اُمَّتِیۡ مُعَافًی اِلَّا الْمُجَاھِرُوْنَ[۸] میری تمام امّت کے گناہ گار قابلِ معافی ہیں لیکن جو کھلم کھلا گناہ کرتے ہیں وہ ناقابلِ معافی ہیں۔ بتاؤ! داڑھی منڈانے کے بعد چہرہ کھلم کھلّا گناہ کرتا ہے یا نہیں؟ اور جو عورتیں بے پردہ نکلتی ہیں ان کا چہرہ کھلم کھلّا گنہگار ہے یا نہیں؟ لٰہذا دردِ دل سے آپ کے فائدہ کے لیے کہتا ہوں، اگر برقعہ اوڑھ لو گی تو ہمیں کچھ نہیں ملے گا تمہیں ملے گا، ہمیں ثواب تو ملے گا لیکن تم کو بھی اللہ کی رضا اور رحمت کا سایہ ملے گا، ساری مخلوق اگر تم پر ہنستی ہے تو مخلوق کوئی چیز نہیں ہے۔ بتاؤ! مخلوق کی طاقت زیادہ ہے یا خالق کی؟ تو اپنے خالق اور پیدا کرنے والے کو راضی کرو۔ لٰہذا آج ہی برقعہ خرید لو۔ جس کے پاس برقعہ خریدنے کے پیسے نہ ہوں میں اس کو خیراتی فنڈ سے برقعہ پیش کردوں گا۔

اسی طرح گھروں سے ریڈیو، ٹیلی وِژن، وی سی آر کو نکالو، یہ سب فتنے کی جڑ ہیں۔ میرے شیخ شاہ ابرار الحق صاحب نے فرمایا کہ ہردوئی میں ایک لڑکے نے ٹیلی وِژن پر ڈاکہ

۸؎ صحیح البخاری: ۲/۸۹۶ (۶۰۹۸)، باب ستر المؤمن علی نفسہ، المکتبۃ المظہریۃ

پڑتے دیکھا، اس نے ڈاکوؤں سے مل کر اپنے گھر میں ڈاکہ ڈلوادیا، ڈاکو ٹیلی وژن بھی لے گئے اور اس لڑکے کو بھی لے گئے۔ ٹیلی وژن کی نحوست دیکھیے، اولاد بھی گئی اور ٹیلی وژن بھی گیا اور جتنا مال تھا وہ بھی گیا۔ ساری دنیا یہ جرائم ٹیلی وژن سے سیکھتی ہے۔ مار پیٹ وغیرہ کے ڈرامے اور فلمیں دیکھ کر کوئی نہیں ملے گا تو ماں باپ کو پیٹیں گے۔ اسی طرح جب ٹیلی وژن پر زِنا دیکھ کر نفس گرم ہو گا تو کیا ہو گا؟ ایک نوجوان لڑکے نے مجھے بتایا کہ میں مجبور ہو گیا اور میری بہن بھی مجبور ہو گئی اور ہم دونوں سے گناہ ہو گیا۔ اللہ کے لیے رحم کرو اپنے اوپر، اگر اختر پر رحم نہیں آتا تو اپنی جانوں پر رحم کر لیں اور اپنی لڑکیوں کو مخلوط کالجوں سے نکالیں جہاں نوجوان لڑکے تمہاری بیٹیوں کو دیکھتے ہیں۔

بے پردگی کے نقصانات

میرے شیخ مولانا ابرار الحق صاحب کو اللہ جزائے خیر دے انہوں نے فرمایا کہ ایک پاؤ گوشت لے کر چلتے ہو تو چھپا کر چلتے ہو، کہیں چیل اُڑا نہ لے جائے، ہزار کے نوٹوں کو چھپا کر رکھتے ہو کہ جیب کترا اس کو اڑا نہ لے جائے، دودھ کو بلّی سے بچا کر ڈھک کر رکھتے ہو لیکن اپنی لڑکیوں اور بیویوں کو بے پردہ گھماتے ہو جب کہ نوٹوں میں خود بھاگ جانے کی طاقت نہیں ہے، گوشت میں خود اڑ جانے کی طاقت نہیں ہے، دودھ میں خود اڑنے کی طاقت نہیں ہے۔ تمہاری نظر میں ایک پاؤ دودھ کی قیمت ہے، ایک پاؤ گوشت کی قیمت ہے، نوٹ کی قیمت ہے مگر بہو، بیٹیوں، بیویوں کی قیمت نہیں ہے جو انہیں بے پردہ گھماتے پھراتے ہو۔

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک اپ ٹو ڈیٹ صاحب اپنی بیوی کو خوب سجا کر میک اپ کرا کے شملہ پہاڑی پر گھما رہے تھے۔ وہاں ایک انگریز کا گھر تھا، دو گورے سنتری بندوق لیے پہرہ دے رہے تھے، دونوں بہت دنوں سے لندن سے آئے ہوئے تھے، مہینوں سے بیویوں کا منہ نہیں دیکھا تھا لہٰذا اس میک اپ والی عورت کو پکڑ کر دونوں نے اسی کے شوہر کے سامنے زنا کیا۔ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ روتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ارے ظالمو! اللہ اور رسول کی فرماں برداری چھوڑ کر کہاں جارہے ہو؟ یہ برا وقت اسی وجہ سے دیکھنا پڑا۔ وہ برقعہ میں ہوتی تو خیال بھی نہ ہوتا کہ پتہ نہیں کیسی ہے۔ جیسے ایک برقعہ پوش کی

قد و قامت بہت ہی اچھی تھی، ایک صاحب پیچھے لگ گئے، جب ہوا تیز چلی اور نقاب اڑا تو کیسا چہرہ تھا سنو! سعدی شیرازی فرماتے ہیں ؎

بس قامتِ خوش کہ زیرِ چادر باشد
چوں باز کنی مادرِ مادر باشد

جو نقاب اُڑا تو کیا دیکھا کہ وہ امّاں کی امّاں تھی یعنی نانی تھی۔ تو اللہ کو راضی کرنے میں آپ فائدے میں رہیں گے۔ آپ کی بیٹیوں کو اچھے رشتے ملیں گے، لائق داماد ملیں گے، ان شاء اللہ۔ اور برقعے میں رہنے سے ان کے اندر شرافت کا نور بھی ہوگا اور ہر قسم کے فتنوں سے بچی رہیں گی۔ اور گھر میں ناولوں کو بھی مت آنے دو۔ ناولوں سے بھی لڑکیاں خراب ہو رہی ہیں۔ انہیں حکایتِ صحابہ، بہشتی زیور پڑھاؤ اور بزرگوں کے وعظ میں لے کر جاؤ۔ بزرگ نہ ملیں تو ان کے غلاموں اور خادموں کے وعظ میں لے جاؤ۔

نیک صحبتوں کی برکات

میری خانقاہ کے سامنے خواتین کے لیے معظّم ٹیرس میں پردہ کے ساتھ جگہ مخصوص ہے جہاں خواتین آتی ہیں تو کئی دوستوں نے بتایا کہ جب سے میری بیوی یہاں آئی ہے اس نے خود مجھے داڑھی رکھوادی ہے۔ دیکھا! جب بیوی نیک ہو جائے گی تو میاں کو بھی نیک کر دے گی۔ بڑے بڑے شیروں کو دیکھا کہ بیوی کے سامنے ڈھیر ہو گئے۔ ساؤتھ افریقہ میں تین سو ساٹھ کلو میٹر کا جنگل ہے، اس میں ایک شیر اپنی بیوی شیرنی کے پیچھے بیٹھا تھا تو میں نے کہا کہ دیکھو ان میں آپس میں کیسی محبت ہے۔ پھر دیکھا کہ شیرنی بیس فٹ آگے جا کر بیٹھ گئی تو شیر صاحب بھی اس کے پیچھے پیچھے دست بستہ، باادب، باملاحظہ، ہوشیار چلے گئے اور اس کے پاس جا کر بیٹھ گئے۔ بیویوں کو نیک بناؤ تو ان شاء اللہ راستے صاف ہو جائیں گے۔

خواتین کہتی ہیں کہ ہم صحبت میں کیسے آئیں؟ میں کہتا ہوں کہ جو عورتوں کو اپنی صحبت میں اپنے کمرہ میں بلائے گا تو وہ جعلی پیر ہوگا، اصلی پیر نہیں ہوگا۔ لہٰذا آپ کی صحبت یہ ہی ہے کہ آپ میری زبان سے مائیک کے ذریعہ آواز سن لیں اور میری کتابیں پڑھ لیں۔ بس یہ ہی کافی ہے۔

میرا ایک رسالہ ہے عشقِ مجازی اور بد نظری کا علاج، یہ رسالہ خانقاہ سے مفت ملتا ہے۔ اس زمانہ میں بد نظری کے مرض کا کالرا پھیلا ہوا ہے، جوان اور بوڑھا کوئی اس سے نہیں بچا ہے لٰہذا آپ اس رسالے کو ضرور پڑھیں۔

ابھی حدیث سنائی ہے کہ جب بچے دس سال کے ہو جائیں تو ان کو اپنے سگے بھائی کے ساتھ لیٹنا جائز نہیں اور لڑکی کو لڑکی کے ساتھ لیٹنا جائز نہیں۔ دس سال کے لڑکوں سے پردہ شروع ہو جاتا ہے۔ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے مولانا ظفر احمد عثمانی کے بھائی مولانا سعید صاحب سے کہا کہ میرے سگے بھانجے تمہاری کیا عمر ہو گئی؟ انہوں نے کہا میری عمر دس سال کی ہو گئی۔ فرمایا کہ ممانی سے پردہ ہے یا نہیں؟ کہا کہ جی ہاں پردہ ہے۔ پھر اپنی سگی ممانی یعنی حضرت تھانوی کی اہلیہ محترمہ سے پردہ شروع کر دیا حالاں کہ جب وہ یتیم ہو گئے تھے تو حضرت تھانوی کی اہلیہ نے ان کو بچپن سے پالا تھا مگر وہ اس کے بعد سے پھر ممانی کے سامنے نہیں آئے۔ لٰہذا دس سال کے لڑکے ہماری خانقاہ کے معظم ٹیرس میں نہ آئیں، دس سال کے لڑکوں کو یہاں مسجد میں بھیجو۔

کیا مسجد میں بھیجنے میں کوئی مشکل ہے؟ اللہ کی نافرمانی کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہو گا، وعظ کا بھی اثر نہیں ہو گا۔ جن کے بچے دس سال کے ہو گئے ہیں وہ انہیں مسجد میں بھیج دیں، اگر آیندہ ایسی غلطی ہوئی تو ان بچوں کی ماؤں پر بھی پابندی عائد کر دوں گا۔ اللہ کی نافرمانی کا معاملہ ایسا ہے کہ اس کو میں برداشت نہیں کر سکتا اور ان کو بھی فائدہ نہیں ہو گا۔ بتاؤ! نافرمانی کرنے سے اللہ کے غضب کا سایہ ملے گا یا رحمت کا سایہ ملے گا؟ غضب کا سایہ ہو گا تو ہدایت کیسے ملے گی؟ لٰہذا ان کا آنا بے کار ہو گا۔ آیندہ سے بچوں کو یہاں مسجد میں بھیجو۔

اب ایک وظیفہ بتاتا ہوں **یَا سُبُّوۡحُ یَا قُدُّوۡسُ یَا غَفُوۡرُ یَا وَدُوۡدُ**، ہر نماز کے بعد سات مرتبہ پڑھ کر دعا کرو کہ یا اللہ ان ناموں کی برکت سے میری بیوی کے دل میں میری محبت ڈال دے، اسے مجھ پر مہربان کر دے۔ اگر یہ وظیفہ بیٹیاں پڑھ لے تو ان کے شوہر ان پر مہربان ہو جائیں گے، امام پڑھ لے تو کمیٹی مہربان، کمیٹی پڑھ لے تو امام مہربان، اگر گاہک کے سامنے پڑھ لو تو گاہک بغیر مال خریدے واپس نہیں جائے گا، اگر کوئی قرضہ لے گیا تو یہ وظیفہ پڑھ

کر دعا کروان شاء اللہ جلد پیسہ مل جائے گا اور کسٹم آفیسر پر پڑھ لو تو اس کا دل موم ہو جائے گا۔

آپ لوگ میرے لیے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے خوب صحت عطا فرمادے۔ میری جانِ ناتواں کو اللہ تعالیٰ کروڑوں جانیں عطا فرمادے اور میں ان سب کو اللہ پر فِدا کر دوں۔ یااللہ مسلمانوں کے جتنے دشمن ہیں، مسلمانانِ کائنات کے دشمنانِ کائنات سب کے شر کو دفن کر دے اور ان کے تمام مکر و فریب کے ٹاٹ میں آگ لگا دے اور اللہ سارے عالم میں مسلمانوں اور اسلام کی ہر شر سے حفاظت فرما اور ہم سب کو نفس کی بری خواہشوں پر فتح نصیب فرما اور ہم ایک لمحہ بھی آپ کو ناراض کر کے اے خدا اپنے نفس کو حرام مزہ نہ دیں، یہ غیر شریفانہ زندگی گزارتے ہوئے اللہ ہمارے بال سفید ہو گئے۔ اے اللہ! اس غیر شریفانہ زندگی سے ہم سب کو نجات عطا فرما، ہم سب کو شرافت کی زندگی عطا فرما اور اپنا باوفا بندہ بنالے، آمین۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ

بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

❖❖❖❖

اشکوں کی بُلندی

خُداوندا مجھے توفیق دے دے
فِدا کر دوں میں تجھ پر اپنی جاں کو

گنہگاروں کے اشکوں کی بُلندی
کہاں حاصل ہے اختر کہکشاں کو

اختر

اس وعظ سے کامل نفع حاصل کرنے کے لیے یہ دستور العمل کیمیا اثر رکھتا ہے

دستور العمل

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

وہ دستور العمل جو دل پر سے پردے اٹھاتا ہے، جس کے چند اجزاء ہیں، ایک تو کتابیں دیکھنا یا سننا۔ دوسرے مسائل دریافت کرتے رہنا۔ تیسرے اہل اللہ کے پاس آنا جانا اور اگر ان کی خدمت میں آمد و رفت نہ ہوسکے تو بجائے ان کی صحبت کے ایسے بزرگوں کی حکایات و ملفوظات ہی کا مطالعہ کرو یا سن لیا کرو اور اگر تھوڑی دیر ذکر اللہ بھی کرلیا کرو تو یہ اصلاحِ قلب میں بہت ہی معین ہے اور اسی ذکر کے وقت میں سے کچھ وقت محاسبہ کے لیے نکال لو جس میں اپنے نفس سے اس طرح باتیں کرو کہ:

”اے نفس! ایک دن دنیا سے جانا ہے۔ موت بھی آنے والی ہے۔ اُس وقت یہ سب مال و دولت یہیں رہ جائے گا۔ بیوی بچے سب تجھے چھوڑ دیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ سے واسطہ پڑے گا۔ اگر تیرے پاس نیک اعمال زیادہ ہوئے تو بخشا جائے گا اور گناہ زیادہ ہوئے تو جہنم کا عذاب بھگتنا پڑے گا جو برداشت کے قابل نہیں ہے۔ اس لیے تو اپنے انجام کو سوچ اور آخرت کے لیے کچھ سامان کر۔ عمر بڑی قیمتی دولت ہے۔ اس کو فضول رائیگاں مت برباد کر۔ مرنے کے بعد تو اُس کی تمنا کرے گا کہ کاش! میں کچھ نیک عمل کرلوں جس سے مغفرت ہو جائے۔ مگر اس وقت تجھے یہ حسرت مفید نہ ہوگی۔ پس زندگی کو غنیمت سمجھ کر اس وقت اپنی مغفرت کا سامان کرلے۔“

اللہ تعالیٰ نے انسان کو ذہانت، فراست اور دیگر مخلوقات سے ممتاز حیثیت دے کر اپنے پیدا کرنے والے کو پہچاننے کی صلاحیت عطا فرمائی ہے۔ اپنی پہچان کروانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام اور ان کے بعد اولیاء کرام کو بھیجنے کا سلسلہ جاری فرمایا جو انسانوں کو اللہ کی محبت حاصل کرنے والے اعمال کی رغبت دلاتے ہیں۔

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے وعظ ''محبتِ الٰہیہ کی نعمتِ عظمیٰ'' میں اس نعمت کے حصول کا طریقہ بیان فرماتے ہیں کہ اہلِ محبت کی صحبت میں رہنے سے اللہ کی محبت حاصل کرنے کی رفتار تیز تر ہو جاتی ہے اور احکاماتِ شریعت پر عمل کرنا نہ صرف آسان بلکہ لذیذ اور مزے دار ہو جاتا ہے۔

AW145